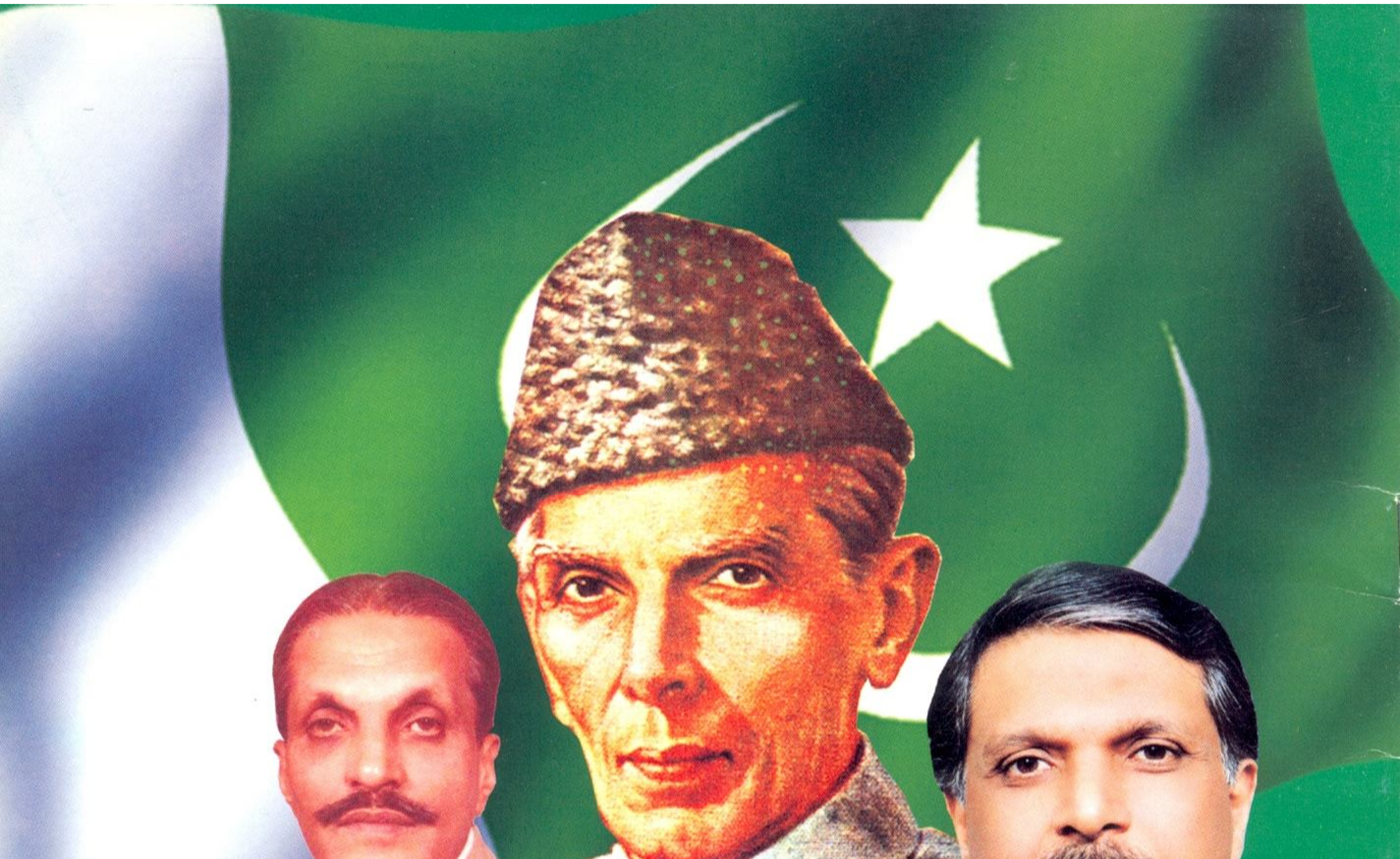

منشور

پاکستان مسلم لیگ

ضیاء الحق شہید

منشور

پاکستان مسلم لیگ

(ضیاءالحق شہید)

فہرست عنوانات

-1	پیش لفظ	1
-2	اقتصادیات	4
-3	زراعت اور دیہی ترقی	5
-4	سیاسی اصلاحات	6
-5	صحت	8
-6	کفایت شعاری	9
-7	شہریوں کے حقوق	9
-8	قومی سلامتی اور خارجہ پالیسی	10
-9	تعلیم	10
-10	خواتین کی بہبود و ترقی	11
-11	پنشنرز اور بزرگ شہری	11
-12	اقلیتیں	12
-13	معذور افراد	12
-14	بے روزگاری کا مسئلہ	12
-15	انسانی وسائل کی ترقی	13
-16	رہائش کی سہولیات	13
-17	لیبر اصلاحات	13
-18	ماحولیات	13
-19	تجارت اور صنعت	14
-20	تحفظ و انصاف	14

پیش لفظ

پاکستان دنیا کے عدیم المثال ممالک میں سے ایک ہے۔ بدلتے ہوئے خطۂ ارض میں اس کا سیاسی وجغرافیائی محلِ وقوع اس کی مؤثر، ترقی پسند اور جدید مسلم ثقافت، مسلم دنیا، مشرق بعید اور مغرب کے درمیان ایک رابطے کے پل کے طور پر کام کرنے کی صلاحیت، ایک جدید نظریاتی اسلامی ریاست کے طور پر اس کی تخلیق، جوہری صلاحیت رکھنے والے واحد مسلم ملک کے طور پر اس کی ممتاز حیثیت، اس کی انسانی وسائل سے مالا مال اساس اور قدرتی، زرعی اور ایندھن کے ذخائر کی فروانی، یہ تمام امور پاکستان کو علاقائی و عالمی تناظر میں مرکزی کردار ادا کرنے کی صلاحت عطا کرتے ہیں۔

پاکستان کے مسائل منفرد نوعیت کے ہیں۔ کچھ مسائل نے اندرون ملک جنم لیا اور کچھ مسائل ہمارے ازلی دشمن اور عالمی طاقتوں کے پیدا کردہ ہیں۔ پاکستان کو تعلیم، حفظان صحت، عدل و انصاف، قانونی اور جیل اصلاحات، زراعت، صنعت کاری، تجارت اور کامرس، دفاع وسلامتی، امن وامان، سماجی انصاف، ہاؤسنگ، مواصلات، ٹرانسپورٹ، ماحولیات، اچھی حکمرانی، خارجہ پالیسی، انسانی وسائل کی ترقی، سائنس وٹیکنالوجی، تحقیق وترقی اور خارجہ پالیسی میں غیر معمولی اہداف کا یقین کرنا ضروری ہے۔ ان مقاصد کے حصول کیلئے ملک میں افرادی قوت اور پائیدار ترقی کی اساس کیلئے بہترین وسائل موجود ہیں۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ کوئی ایسی قیادت ہو جو اس کثیر قوت کو بروئے کار لائے لیکن بدقسمتی سے ماضی میں اس سے محروم رہے۔ عوام کو ایسی دیانت دار اور قابل اعتماد قیادت کی ضرورت ہے جو ہماری اجتماعی عقل ودانش کو بروئے کار لا کر تمام ملک کو ایک قوم کی صورت میں متحد کردے۔ ایسی قوم جو ہراول دستے کے طور پر دنیا کی رہنمائی کرنے کے قابل ہو۔ بلاشبہ پاکستان کا مستقبل شاندار اور تابناک ہے۔ کمی صرف ایسی مخلص قیادت کی ہے جسے پوری قوم کا اعتماد حاصل ہو اور جو ایسے شاہراہ ترقی پر گامزن کرنے کی صلاحیت سے بہرہ مند ہو۔

پی ایم ایل (زیڈ) پاکستان کی ایک قومی سیاسی پارٹی ہے جو سیاست میں اعلیٰ ترین انسانی اقدار کو بنیادی اہمیت دیتی ہے۔ پی ایم ایل (زیڈ) اس امر پر یقین رکھتی ہے کہ ہمارے مستند کردہ منشور کے ترقی پسند پائیدار اور دیرپا نتائج حاصل کرنے کے لیے انتہائی ضروری ہے کہ ملک میں عظیم اسلامی انسانی اقدار کو فروغ دیا جائے تاکہ قومی سطح پر ایک جامع ثقافتی تبدیلی لائی جاسکے۔ ہمارے منشور کا سارا زور صرف اس بات پر نہیں کہ پائیدار اقتصادی اور سماجی ترقی کے ذریعے ملک میں انسانی زندگی کے معیار کو بہتر بنایا جائے بلکہ کردار کی قوت، انسانی عظمت و وقار اور اخلاقی جرأت کے ذریعے معیاری انسان پیدا کیے جائیں

جو معاشرے میں کسی بھی بنیادی تبدیلی کے لیے تعمیری ستونوں کا کام دے سکیں۔ پی ایم ایل (زیڈ) انسانی ترقی کو مکمل طور پر مختلف اور ایسے اعلیٰ ترین تصورات پر استوار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو متحرک اور پختہ قومی ترقیاتی پالیسیوں سے مزین ہوں اور نئی صدی میں قومی ترقی کیلئے نہایت اہم ثابت ہوں۔

انسانی ترقی کی دستاویز میں انسانی حقوق کی اہمیت بجا ہے لیکن انسانی فرائض کی بھی بڑی قدر و قیمت ہے۔ یہ تصور لینے کی بجائے دینے پر زور دیتا ہے۔ پی ایم ایل (زیڈ) ایل ایسا معاشرہ تشکیل دینا چاہتی ہے جس میں ایک اعلیٰ اجتماعی و اصلاحی نظام، ہمارے عقیدے کی حقیقی قدریں، قومی مقاصد اور انفرادی آزادی شامل ہو۔ ایک ایسا ماحول ہو جہاں پر انسان، گروہ یا کوئی معاشرتی طبقہ ریاست کی مشترکہ امداد کے ذریعے اپنا پروقار مقام حاصل کرنے میں آزاد ہو۔ معاشرہ اور اسکی ثقافت، انسانی ترقی و بہبود کے لیے ایسا مثالی ماحول تشکیل دیں جہاں جدت و ترقی کا عمل مسلسل جاری و ساری رہے۔ معاشرہ پھلے پھولے، صبر و تحمل کا مظاہرہ ہو، سماجی انصاف کا حصول ممکن ہو، قانون کو اعلیٰ مقام حاصل ہو، دولت کی مساوی اور عادلانہ تقسیم ہو۔ فطرت کا توازن نہ بگڑے اور تمام لوگ ایک دوسرے کے ساتھ باہمی عزت واحترام سے پیش آئیں۔

یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ قوم کو ایسا ماحول فراہم کرے جس میں تمام افراد کو زندگی کے ہر شعبے میں انسانی عظمت حاصل کرنے کے یکساں موقع میسر ہوں۔ فضیلت کا حصول مادی نقطہ نظر سے نہیں بلکہ شعوری اور روحانی لحاظ سے ممکن ہو۔ ہنر اور مہارتوں کی تمام انسانی معاشروں کو ضرورت ہوتی ہے۔ اور یہ انسانی تاریخ میں پروان چڑھتی اور آتی جاتی نظر آتی ہیں۔ بعض معاشروں نے زندگی کی مادی سہولیات کے حصول پر حیران کن حد تک زور دیا لیکن وہ مادی ترقی کا اخلاقی اور روحانی ترقی سے موزانہ کرنا بھول گئے اس سے ایسی اخلاق باختہ اقوام نے جنم لیا۔ جنہوں نے انسانی تہذیب کے قدرتی توازن کو بگاڑ کر رکھ دیا اور دنیا میں انتشار، افراتفری اور ناانصافیوں کو رواج دیا۔ آج ہم ایسی دنیا میں رہ رہے ہیں جس نے حیرت انگیز مادی، اقتصادی اور سماجی ترقی تو کر لی ہے لیکن بدقسمتی سے انسانی تاریخ میں یہ انتہائی بدامنی کا دور بھی ہے۔ دنیا کے ہر حصے میں، چاہے وہ ترقی یافتہ ہیں یا ترقی پذیر خود ہمارے اپنے ملک میں ساری انسانیت مصائب کا شکار ہے۔ پی ایم ایل (زیڈ) کی خواہش ہے کہ ایک ایسی سیاسی قیادت کی نوید سنائے جو استحصال اور موقع پرستی کے جراثیم سے پاک ہو، جو بنی نوع انسان میں قائم قدرتی توازن خراب نہ کرے بلکہ انسانی زندگی، ماحول اور اس کی اقدار کی محافظ اور نگران ہو اور نہ صرف پاکستان کے مفاد کیلئے بلکہ تمام اقوام عالم اور آج کی دنیا میں بسنے والی پوری انسانیت کے لیے سودمند ہو۔ ہم پاکستان کو ایسی ریاست بنانا

چاہتے ہیں جو تمام اقوام عالم میں ایک عادل اور بردبار ریاست کے طور پر عزت وتوقیر کی نگاہ سے دیکھی جائے' انسانیت کو ایک دوسرے کے قریب لائے' مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک کی تمام تہذیبوں کے درمیان رابطے کے ایک پل کی حیثیت سے کام کرے اور پرامن بقائے باہمی کو ایک نیا مفہوم دے۔ دنیا میں پاکستان کی قابل قدر حیثیت اور اس کی بے پناہ سیاسی اہمیت نے اس کو ایک ایسا مثالی ملک بنا دیا ہے جو باعزت اور پرامن بقائے باہمی کیلئے اقوام عالم کو قریب لانے میں نہایت اہم کردار ادا کرسکتا ہے۔

ان بنیادی مقاصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے پی ایم ایل (زیڈ) قوم کے سامنے اپنا مندرجہ ذیل منشور پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔

ہم معاشرے کے تمام طبقات کی بھرپور شمولیت سے قومی استحکام کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں۔ ہم ایک ایسے ثقافتی صدمے کی کیفیت سے دوچار ہیں جس کی وجہ سے عوام کے درمیان عدم رواداری پیدا ہو چکی ہے۔ ہمیں رواداری اور بقائے باہمی کی بنیاد پر ایک مؤثر معاشرے کی تشکیل کی ضرورت ہے۔ یہ مقصد معاشرے کے تمام طبقات میں ایک مؤثر باہمی عمل پیدا کر کے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح ہم ایک دوسرے کو سمجھ سکنے اور اپنے مؤقف پر ڈٹے رہنے کی بجائے ایک دوسرے کے نظریات اور خیالات کو قدر کی نگاہ سے دیکھ سکتے ہیں۔

ہمارا تجویز کردہ ایسا بیدار اور مؤثر معاشرہ' نوکر شاہی پر نگران کے طور پر کام کرے گا اور حکومت' سیاست دان اور کاروباری افراد تمام کے تمام اس کے آگے جواب دہ ہوں گے۔ ہمیں ایسے وفادار خاندانوں اور افراد کی ضرورت ہے جو عوامی خدمات اور اصولوں کی سربلندی کیلئے جدوجہد کریں۔ ایسا شہری معاشرہ مسلسل خود آزمائشی کے عمل میں رہے گا اور معاشرہ کی ممکنہ خرابیوں کی تشخیص کر کے اس کی فوری درستی کا اہتمام کرے گا۔ بلاشبہ یہ عمل ہمیں ایک انتہائی ترقی یافتہ معاشرہ نیا دے گا۔ ہم تحصیل علم' ٹیکنالوجی اور نظریات سے آگاہی کی مکمل آزادی دیں گے۔ لیکن ہم جدیدیت کے ایسے پہلوؤں کو پھلنے پھولنے کا موقع نہیں دیں گے۔ جو ہمارے عقیدے اور نظریہ پر منفی اثرات مرتب کریں۔ بہرحال پاکستان ایک نظریاتی ریاست ہے اور پی ایم ایل (زیڈ) واحد پارٹی ہے جو اس کی حفاظت کرنے کا عزم رکھتی ہے۔

ہم فوری طور پر مفاہمت اور استحکام کا ایک عمل شروع کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ مستقبل کیلئے ہم ایک ایسے تصور کو تشکیل دے رہے ہیں جس کی تیاری میں معاشرے کے تمام طبقات بشمول سیاسی پارٹیاں' علماء' مشائخ اور دیگر پوری طرح

شریک ہوں تا کہ مستقبل کے اس تصور کو تمام طبقات کی حمایت حاصل ہو جائے اور اس کے نفاذ کیلئے ان کے تعاون کو یقینی بنایا جا سکے۔ اس تصور میں ہمارے منشور کی متذکرہ تمام شامل ہوں گی۔

مستقبل کے اس تصور کو رو بہ عمل لانے کے بعد ہم ایک قومی مقاصد کا گوشوارہ تیار کریں گے جس میں اس کے حصول کا راستہ بھی متعین ہوگا۔

مقاصد کے گوشوارہ کی تیاری کے بعد ان اقدار کی وضاحت کرنے کی ضرورت پیش آئے گی جن کی پیروی پوری قوم کے لئے ضروری ہوگی تا کہ ہم مستقبل کے تصور کے مقاصد حاصل کر سکیں۔ اس طرح قوم یہ جان جائے گی کہ کس طرح ان اقدار کے ساتھ زندگی گزارنی ہے۔ یہی وہ اہم اور بنیادی کام ہے جسے ہمارے نمائندوں نے پورا کرنا ہوگا۔

ہم اس عزم کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم اپنے معاشرے سے انتہا پسندی اور دہشت گردی کو ختم کر دیں گے۔ اور ایک پر امن اور متحمل مزاج سوسائٹی کی تشکیل کریں گے۔

اقتصادی پالیسی

1980ء میں ہماری قومی معیشت کی سالانہ شرح پیداوار 5.5 سے 6 فی صد تک تھی۔ جو 1990ء میں کم ہو کر 3 سے 4 فی صد تک رہ گئی۔ مستقل اور پائیدار اقتصادی پالیسی کا نہ ہونا، سیاسی عدم استحکام، امن و امان کی بگڑی ہوئی صورت حال اور کمزور حکومت اس زوال کے چند ایک عناصر ہیں۔ ہمارا وعدہ ہے کہ ہم قومی معیشت کو بحال کریں گے۔ آئندہ 2 سے 3 سالوں کے اندر اندر شرح پیداوار 6 فی صد تک بڑھائیں گے اور اپنے اقتصادی مقاصد کے حصول کیلئے صحیح سمت میں مؤثر قدم اٹھائیں گے۔ یہ اقدامات مندرجہ ذیل ہوں گے۔

1- تمام سرکاری محکموں کے غیر پیداواری اخراجات کو کم کرنے کیلئے کفایت شعاری کے اقدامات کیے جائیں گے اور تمام شعبوں کی کارکردگی کو بہتر بنایا جائے گا۔

2- نج کاری کا عمل اور نوکر شاہی کا کم سے کم عمل دخل یقینی بنایا جائے گا۔ مقامی اور غیر ملکی سرمایہ کاروں کیلئے ممکنہ حد تک ایسی فضا قائم کی جائے گی جس میں وہ تمام ترقیاتی منصوبوں میں شریک ہو سکیں۔

3- مالیاتی اداروں کو سرکاری اور سیاسی دباؤ سے بالاتر ہو کر سرمایہ کاروں کو سہولت اور مدد دینے کیلئے حسب منشا کام

کرنے کا موقع فراہم کیا جائے گا۔

4- سٹیٹ بنک کو خودمختار ادارہ بنا دیا جائے گا تا کہ وہ قانون کے مطابق مالیاتی اداروں کے امور کو با قاعدہ بنائے۔

5- اداروں کی کارکردگی بہتر بنانے کیلئے نج کاری کا کام شفاف انداز میں کیا جائے گا اور ریاست پر پڑنے والا مالیاتی بوجھ کم کیا جائے گا۔

6- صنعت کاری کو ترقی دی جائے گی اور قرضہ جات فراہم کر کے بیمار صنعت کو تندرست اور فعال بنا دیا جائے گا۔ ترجیحی بنیادوں پر متعدد مالیاتی سہولیات دی جائیں گی۔

7- افراط زر کو کم سے کم کرنے کیلئے اقتصادی پالیسیوں کو بہتر بنایا جائے گا۔

8- درآمدات کو بڑھانے اور برآمدات کو گھٹانے پر زور دیا جائے گا۔ اس سے مصنوعات تیار کرنے والوں کو اپنی مقامی پیداوار بہتر بنانے کا موقع ملے گا۔

9- ملک کے مواصلاتی نظام کو بہتر بنایا جائے گا۔

10- سڑکیں، ریلویز، ایئر لائنز اور بندرگاہوں کو جدید خطوط پر منظم کیا جائے گا اور مستقبل کے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کیلئے ان کا درجہ بڑھایا جائے گا۔

11- روزگار کے مواقع کی فراہمی کیلئے مزدوروں کے توسیعی منصوبوں کو ترجیح دی جائے گی۔

12- ایک انقلابی توانائی پالیسی مرتب کی جائے گی۔ توانائی کے مقامی وسائل کو ترقی دی جائے گی اور ان کی حوصلہ افزائی بھی کی جائے گی خصوصاً پن بجلی کی پیدوار پر انحصار کیا جائے گا۔ جس کیلئے ہمارے ملک میں بے شمار قدرتی آبی ذخائر موجود ہیں۔

13- مقامی وسائل سے اس طرح استفادہ کیا جائے کہ غیر ملکی قرضہ جات پر انحصار کم ہو جائے۔ یہ ہماری اقتصادی پالیسی کے چند اہم مقاصد ہیں۔

زراعت اور دیہی ترقی

زراعت ہماری معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ پاکستان کی 70 فی صد سے زائد آبادی کا انحصار اس شعبے پر ہے۔

1- تمام پیداواری اشیاء کھاد، بجلی، تیل، بیج، جراثیم کش ادویات پر حکومت کی جانب سے ملنے والی امداد کو بحال کر دیا

جائے گا۔ خصوصاً مشترکہ کاشت کاری کیلئے۔

2- ہنگامی بنیادوں پر آب پاشی کے نظام کی بحالی و ترقی کا کام شروع کیا جائے گا تاکہ پانی کے ذخیرے اور فراہمی کو بہتر بنایا جاسکے۔

3- چھوٹے کاشتکاروں کو ایسی سرکاری زمین کا مالک بنادیا جائے گا جسے وہ خود کاشت کررہے ہیں۔ انہیں ایسی زمین کی ملکیت کیلئے 5 سال کے عرصہ میں آسان اقساط میں رعائتی قیمت کی ادائیگی کرنا ہوگی۔

4- زرعی شعبہ کے فنڈز میں خاطر خواہ اضافہ کرکے زرعی تحقیق پر زیادہ زور دیا جائے گا تاکہ زراعت میں ہونے والی عالمی ترقی سے استفادہ کیا جاسکے۔

5- زرعی بنیاد پر قائم صنعت کو قرضہ جات، مالیاتی سہولیات اور دیگر مراعات دی جائیں گی۔

6- ملکی اور غیر ملکی سرمایہ کاروں کو پاکستان میں سرمایہ کاری کیلئے بہتر ماحول فراہم کیا جائے گا اور شعبہ حیوانات، ماہی گیری اور جنگلات میں سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

7- پٹواریوں کے عمل دخل کو کم کرنے کی غرض سے محصولات سے متعلقہ قوانین پر نظر ثانی کی جائے گی۔

8- تھر اور چولستان کے صحراؤں کیلئے نئی نہریں بنائی جائیں گی۔

9- مقامی کاشتکاروں کی شراکت سے بارانی علاقوں میں بارش کے پانی کو محفوظ کرنے کیلئے چھوٹے ڈیم تعمیر کیے جائیں گے۔

10- آبپاشی سے متعلقہ اوزاروں اور زرعی آلات کو محصولات سے مستثنٰی قرار دے دیا جائے گا۔

11- پورے ملک میں مشینی کاشت کاری کے فروغ کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

12- درآمدات کی حوصلہ شکنی کیلئے زرعی آلات کے مقامی تیار کنندگان کو مراعات دی جائیں گی تاکہ حکومت پر بڑھنے والے پر مالیاتی بوجھ کو کم کیا جاسکے۔

13- زرعی مصنوعات کی قیمتوں کو رفتہ رفتہ بڑھایا جائے گا تاکہ بین الاقوامی قیمتوں سے مطابقت پیدا ہوسکے۔

14- فصل کا بیمہ کرنے کی سکیم کا آغاز کیا جائے گا۔

15- قومی ترقیاتی پروگرام میں کھیت سے بازار تک سڑکوں کی تعمیر کو ترجیح دی جائے گی۔

16- مقامی پیداوار خصوصاً پھلوں، سبزیوں اور پھولوں کو عمدہ مارکیٹنگ کے ذریعے برآمد کرنے کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

سیاسی اصلاحات

پاکستان کو ایک جدید اسلامی ریاست خیال کیا جاتا ہے جس کے حصول کیلئے لوگوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔اس کی اقدار کی بنیاد جمہوری اصولوں پر رکھی گئی ہے۔دنیا کے مختلف نظام ہائے حکومت آزمانے اور تجربہ کرنے کے بعد بالآخر اس کے عوام نے پارلیمانی طرزِ حکومت کو پسند کیا۔لیکن بدقسمتی سے یہ نظام نام نہاد جمہوری حکومتوں کی کوتاہ اندیشی کے باعث پھل پھول نہ سکا جنہوں نے اپنے آپ کو بدعنوانی اقرباءپروری اور بدانتظامی میں ملوث کرلیا تھا۔

پی ایم ایل (زیڈ) مندرجہ ذیل اقدامات سے حکومت کی کارکردگی کو بہتر بنانے کا عزم رکھتی ہے۔

1- مندرجہ ذیل امور کو یقینی بنا کر پارلیمانی کردار کو اور زیادہ مؤثر بنایا جائے گا۔

(الف) تاہم قانون سازی اسمبلیوں اور سینٹ کے ذریعے عمل میں لائی جائے گی جبکہ صدارتی حکم نامے کے ذریعے قانون سازی کم سے کم کی جائے گی۔

(ب) پارلیمانی کمیٹیوں کو ان کی متعلقہ وزارتوں اور محکموں سے تعلق رکھنے والے پالیسی معاملات میں مؤثر کردار ادا کرنے کا موقع دیا جائے گا۔

2- وفاقی اور صوبوں کے درمیان رابطے اور اشتراکِ عمل کو بہتر بنایا جائے گا تاکہ قومی اہمیت کے حامل مسائل پر پیدا ہونے والی غلط فہمیوں اور اختلافات کو دور کیا جاسکے۔

3- صوبوں کے درمیان ہم آہنگی کو فروغ دینے کیلئے سال میں کم از کم ایک مرتبہ سینٹ، قومی اسمبلی اور تمام صوبائی اسمبلی اور تمام صوبائی اسمبلیوں کا مشترکہ اجلاس منعقد کیا جائے گا۔

4- نیشنل سیکورٹی کونسل دفاع، قومی سلامتی، خارجہ امور، امن وامان کے قیام اور صوبائی تعاون واشتراک کے ساتھ مسائل پر اپنا مشاورتی کردار ادا کرے گی۔

5- انتخابی اخراجات کو اور زیادہ حقیقت پسندانہ بنایا جائے گا اور اخراجات کی مقررہ حدود پر نگاہ رکھنے کیلئے نگرانی کا ایک مؤثر نظام وضع کیا جائے گا۔

6- وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے وزراء اور مشیروں کی تعداد کم کی جائے گی۔

7- منتخب نمائندے اپنے تمام تر اثاثہ جات کو سرکاری ریکارڈ کے طور پر ظاہر کردیں گے۔

8- غیر ممالک میں آباد پاکستانیوں کو ووٹ ڈالنے کا حق دیا جائے گا۔

9- زندگی کے تمام شعبہ جات میں خواتین کو اور زیادہ نمائندگی دی جائے گی۔

10- تمام سرکاری دفاتر اور اداروں میں احتساب کے عمل کو اور زیادہ مؤثر بنایا جائے گا۔

صحت

پاکستان میں صحت سے متعلقہ پالیسیاں ملک کی بڑھتی ہوئی آبادی سے مطابقت نہیں رکھتیں۔ پاکستان مسلم لیگ (ضیاء الحق شہید) ایک قومی صحت پالیسی مرتب کرے گی جس میں مندرجہ ذیل امور شامل ہوں گے۔

1- بجٹ میں صحت کیلئے مالیاتی تخصیص کو معقول حد تک بڑھایا جائے گا۔

2- صحت کی سہولتیں، شہری اور دیہی علاقوں کو یکساں فراہم کی جائیں گی۔

3- ڈاکٹروں اور طبی عملے کو بہتر پیکج دینے کیلئے مراعاتی سکیموں کا اجراء کیا جائے گا۔ نوجوان ڈاکٹروں کیلئے دور دراز علاقوں میں ایک سال تک ملازمت کرنا ضروری ہوگا۔

4- دیہی علاقوں میں طبی عملے کی تربیت کے ادارے قائم کیے جائیں گے۔

5- پرائمری اور مڈل کی سطح پر تعلیمی اداروں میں صحت کی بنیادی تعلیم کو متعارف کرایا جائے گا۔

6- صحت و صفائی، حفظان صحت، غذائیت اور خصوصاً دیہی علاقوں میں صاف پانی کے بارے میں ابلاغ عامہ تعلیمی پروگرام پیش کریں گے۔

7- تمام افراد کی صحت کے جامع تحفظ کیلئے صحت کی بیمہ پالیسی کو لاگو کیا جائے گا۔ تمام صوبوں کے منتخب علاقوں میں ابتدائی منصوبے کے طور پر اس صحت کی بیمہ پالیسی کو شروع کیا جائے گا اور پھر رفتہ رفتہ پورے ملک میں اس پالیسی کو نافذ کردیا جائے گا۔

8- ادویات خصوصاً زندگی بچانے والی ادویات، ٹیکوں کا جائزہ لیا جائے گا اور ممکنہ حد تک ایسے محصولات کو ختم کر دیا جائے گا۔

9- میڈیکل یونیورسٹیاں قائم کی جائیں گی اور تمام طبی اداروں کا ایسی مڈیکل یونیورسٹیوں سے الحاق ہوگا۔

10- ہرسطح پر ہسپتال کی انتظامیہ کی کارکردگی کو بہتر بنایا جائے گا۔

11- زچہ و بچہ کی بڑھتی ہوئی شرح اموات کو کم کرنے کیلئے صحت کی پالیسیوں میں اہداف مقرر کیے جائیں گے۔

12- آبادی کے پھیلاؤ کو کم کرنے کے لیے ذرائع ابلاغ سے مؤثر پروگرام پیش کئے جائیں گے۔

کفایت شعاری

تمام سرکاری محکموں میں کفایت شعاری کے اقدامات کیے جائیں گے اور تمام عوامی نمائندے اسلام کے اصولوں کے مطابق سادگی پر عمل کریں گے۔

شہریوں کے حقوق

ہم معاشرے میں ایک ایسا ماحول پیدا کریں گے جس میں ہر شہری کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ زندگی میں جو کچھ چاہتا ہے اسے حاصل کرنے کے مواقع نصیب ہوں۔ ہم ایک مؤثر مہذب معاشرہ تشکیل دینا چاہتے ہیں جو ریاستی امور کے تمام پہلوؤں پر کڑی نگاہ رکھنے کی صلاحیت رکھتا ہو تاکہ اچھی حکومت اور انصاف کو سب کے لیے یقینی بنایا جا سکے۔

یہ مقصد مندرجہ ذیل اقدامات کے ذریعے حاصل کیا جائے گا۔

1- ہرسطح پر قانون کی حکمرانی کو ہر حال میں سربلند رکھا جائے۔ ہمیں قانون کے احترام اور فرائض کی تکمیل کے کلچر کی ضرورت ہے۔

2- انصاف کی مؤثر حکمرانی کو یقینی بنانے کیلئے عدالتی اصلاحات نافذ کی جائیں گی۔

4- قانون نافذ کرنے والے اداروں کو عوامی نمائندوں کا خادم بنا دیا جائے گا۔

5- پولیس کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لیے شہریوں کی کمیٹیاں بنائی جائیں گی۔

6- تمام حکومتی ایجنسیوں کو عوام پر اپنے اختیارات ٹھونسنے کے بجائے انہیں عوام کو اپنی خدمات فراہم کرنا ہوں گی۔

قومی سلامتی اور خارجہ پالیسی

خارجہ پالیسی کو پاکستان کے عوام کی امنگوں اور ضروریات اور ملک کی سلامتی کے تقاضوں کی بنیاد پر استوار کیا جائے گا۔اس پالیسی کے نمایاں خدوخال درج ذیل ہیں۔

1- ہم اپنے ملکی مفادات کے تحفظ کے لیے بین الاقوامی کمیونٹی سے ہر طرح کا تعاون کریں گے۔

2- ہم تمام علاقائی سرگرمیوں میں اس نقطۂ نظر سے شریک ہوں گے کہ علاقائی، بین الاقوامی، کاروباری، تجارتی اور کمرشل مفادات کو فروغ دیا جائے۔

3- ہم کشمیریوں کی آزادی کیلئے کی جانے والی جدوجہد کی حمایت جاری رکھیں گے۔

4- پاکستان اپنے ہمسایوں بشمول چین، ایران، افغانستان، بھارت اور تمام مسلمان ریاستوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات کو فروغ دینے کی کوشش کرے گا۔

5- ہم اسلامی کانفرنس کی تنظیم کے ارکان کے درمیان اتحاد اور یکجہتی کو مضبوط بنانے کیلئے کام کریں گے۔

6- ہم پاکستان کو دفاع کے معاملے میں خود کفیل بنانے کیلئے تمام ضروری اقدامات کریں گے اور دفاعی صنعت کو ترقی و فروغ دیں گے۔

7- ہم پرامن مقاصد کیلئے اپنی جوہری توانائی کی آزادانہ پالیسی پر عمل کرتے رہیں گے۔

8- بیرونی ممالک میں قائم پاکستان سفارت خانوں کی کارکردگی بہتر بنائی جائے گی اور سفارتی امور کے ساتھ تجارت اور سرمایہ کاری کو فروغ دینے پر خصوصی توجہ مرکوز کی جائے گی۔

تعلیم

ہم ایک ایسی تعلیمی پالیسی کا نفاذ کریں گے جو ملک سے ناخواندگی کا مکمل طور پر خاتمہ کردے گی اور جدید علوم اور ٹیکنالوجی کو حاصل کرنے کے تمام راستے کھول دے گی۔اس تعلیمی پالیسی کی بدولت ہمارے انسانی وسائل ترقی کرسکیں گے۔

ہم ایک نظریاتی ملک میں رہتے ہیں اس لیے ہم تمام دستیاب وسائل سے علوم حاصل کرتے وقت اپنے معاشرے کی اخلاقی اقدار کو مجروح ہونے سے بچائیں گے۔

1- ہم پاکستان میں فروغ تعلیم کیلئے کام کرنے والے پرائیویٹ سیکٹر کی ہر ممکن حوصلہ افزائی کریں گے۔ ہم نجی اداروں کی نہ صرف معیار تعلیم بڑھاتے ہیں بلکہ آبادی کے تمام طبقات تک ایسے تعلیم پہنچانے میں تعاون کریں گے۔

2- اساتذہ کو مراعات دے کر دیہی علاقوں میں معیار تعلیم میں اضافہ کرنے پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔

3- پورے ملک کے لیے نظام تعلیم میں یکسانیت پیدا کی جائے گی۔

4- ہم تعلیمی ٹیکنالوجی کے ساتھ ساتھ جدید رجحانات اور مہارتوں کو بھی فروغ دیں گے۔

خواتین کی ترقی کے پروگرام

خواتین ہمارے معاشرے کا ایک انتہائی اہم حصہ ہیں۔ لہذا معاشرے میں مجموعی طور پر ان کی عزت وتوقیر کو سربلند رکھنا ضروری ہے۔ ان کی سرگرم شراکت کے بغیر خوشحالی کا حصول ناممکن ہے۔ خواتین کو اپنے حقوق کی آگاہی سے متعلق سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔ اس طرح وہ اسلامی تعلیمات کے مطابق معاشرہ میں اپنا مقام بنا سکتی ہیں۔

1- اس مقصد کے لیے انہیں اپنی سماجی اور گھریلو ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لیے مناسب تعلیم دی جائے گی۔

2- خواتین پر کیے جانے والے تشدد کے مکمل خاتمے کیلئے خصوصی قانون سازی کی جائے گی اور انہیں تمام جبر اور تشدد کے خلاف تحفظ فراہم کیا جائے گا۔

3- خواتین کارکنوں کے حقوق کا مکمل طور پر تحفظ کیا جائے گا اور بالترتیب قانون سازی کا بھی جائزہ لیا جائے گا۔

4- کام کے ماحول کو ایسا سازگار بنانے کیلئے کوشش کی جائے گی جو کارکن خواتین کی عزت و احترام کیلئے معاون ہو۔

پنشنرز اور بزرگ شہری

70 سال کی عمر کو پہنچنے والے بزرگ شہریوں کو محصولات میں چھوٹ دے کر خصوصی مراعات دی جائیں گی اور معاشرہ میں قدر و منزلت دی جائے گی۔

پنشن سے متعلق سکیموں اور پنشنروں کے مفادات کا مسلسل تحفظ کیا جائے گا اور انہیں بڑھتے ہوئے افراط زر کے مطابق بہتر زندگی گزارنے کے مواقع فراہم کیے جائیں گے۔

سابقہ فوجیوں کو روزگار کے ایسے مواقع فراہم کیے جائیں گے جن میں وہ اپنی ذات پر انحصار کر کے باعزت زندگی

بسر کر سکیں۔

اقلیتیں

اسلامی تعلیمات اور انسانی حقوق کے بنیادی اصولوں کی روشنی میں اقلیتوں کے حقوق کا مکمل تحفظ کیا جائے گا۔ان کے مفادات کی نگرانی کی جائے گی اور انہیں آزادی' تحفظ اور مساوی مواقع فراہم کرنے کو یقینی بنایا جائے گا۔

معذور افراد

معذور افراد کی بحالی کیلئے تمام تر اقدامات کیے جائیں گے۔انہیں مکمل آئینی و قانونی حقوق حاصل ہوں گے۔ خصوصاً ملازمت کا تحفظ اور مواقع ملیں گے۔ ملازمتوں میں متعین مخصوص کوٹہ پر دل و جان سے عمل کیا جائے گا۔ایسے افراد جو اپنی روزی کمانے کے قابل نہیں ہوں گے۔انہیں مناسب مالی امداد دی جائے گی۔معذور افراد کی بائی سائیکل' ٹرائی سائیکل اور کاروں پر لگائی جانے والی ڈیوٹی اور ٹیکس کو ختم کر دیا جائے گا۔ان تمام امور کو قومی اسمبلی کے ذریعے قانون سازی کر کے طے کیا جائے گا۔معذور افراد کیلئے ملازمت کا مخصوص کوٹہ دوگنا کر دیا جائے گا۔

بے روزگاری

حکومت سرمایہ کاری کے ذریعے روزگار کے بہتر مواقع پیدا کرنے کیلئے تمام تر اقدامات کرے گی۔حکومت بے روزگار افراد کی بحالی اور معاش کیلئے ہر ممکن مدد کرے گی۔

1- چھوٹے اور درمیانے سائز کے کاروباری اداروں کو متحرک کرنے کیلئے بینک قرضہ جات اور مراعات کی سکیموں کا اہتمام کیا جائے گا۔

2- چھوٹے کاشتکاروں ور مستحق افراد کیلئے قرضِ حسنہ کے منصوبوں کا آغاز کیا جائے گا تا کہ وہ خوشحال ہوسکیں۔

3- تمام سرکاری ملازمتوں کے اشتہارات اخبارات میں دیئے جائیں گے اور ان ملازمتوں پر میرٹ کی بنیاد پر تقرری ہوگی۔

انسانی وسائل کی ترقی کے قومی پروگرام

1- مہارتوں اور ٹیکنالوجی کا لگاتار درجہ بڑھانے کیلئے انسانی وسائل کی ترقی کا ایک قومی پروگرام شروع کیا جائے گا اور ہر سطح پر پیشہ وارانہ صلاحیتوں کو جلا بخشنے کیلئے جدید تصورات کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

2- اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کیلئے نجی اور سرکاری سیکٹر کے تمام ادارے مکمل طور پر شریک ہوں گے اور باہمی تعاون کریں گے۔

3- پیشہ وارانہ مینیجروں اور ہنرمند کارکنوں کیلئے موجودہ تربیتی اداروں کو جدید ٹیکنالوجی اور علم سے لیس کرکے ان کا درجہ بڑھا دیا جائے گا۔

رہائشی امور

1- کچی آبادی کے مکین افراد کی رہائشی تکالیف دور کرنے کیلئے نجی سرمائے اور حکومتی وسائل کو بروئے کار لایا جائے گا۔

2- مقامی اور غیر ملکی سرمایہ کاروں کی حکومتی زمین پر رہائشی سکیمیں بنانے کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ تاکہ غریب لوگوں کو آسان اقساط میں رہائشی سہولتیں دی جاسکیں۔

لیبر اصلاحات

لیبر اصلاحات کا آغاز ملازمت دینے والے اداروں، کارکنوں اور حکومت کی سہ رکنی شراکت سے کیا جائے گا تاکہ مساوی معاوضہ اور جدید کام کے حالات کو یقینی بنایا جاسکے۔ ملازمت دینے والے اداروں اور کارکنوں کی پیداوار اس کے معیار اور منافع بڑھانے پر حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

1- قانون کی رو سے بچوں سے جبری مشقت لینا منع ہوگا۔

2- حادثات کی صورت میں قانون کے مطابق کارکنوں کو تحفظ و معاوضہ دیا جائے گا۔

ماحولیات

صحت، سلامتی اور ماحول کی موجودہ صورت کو بین الاقوامی معیارات کے مطابق بہتر بنایا جائے گا۔ اس سلسلے میں مندرجہ ذیل اقدامات کیے جائیں گے۔

1- ایک مؤثر پروگرام شروع کیا جائے گا جس کے ذریعے لوگوں مین اپنی ذمہ داریوں کا یہ احساس اجاگر کرنا ہوگا کہ

انہیں کس طرح صحت، سلامتی اور ماحول کی دیکھ بھال کرنی ہے۔

2- ابلاغ عامہ کو اس آگاہی کے پروگرام کو آگے بڑھانے کیلئے متحرک کیا جائے گا تا کہ عوام آلودگی، جنگلات کے کٹاؤ، خشک سالی، اور کرہ ارض کی بڑھتی ہوئی حرارت کے ماحولیاتی خطرات سے باخبر ہو سکیں۔

تجارت وصنعت

تجارت اور صنعت کے شعبے میں تمام تر پالیسیوں کو پورے ملک کے ایوان ہائے تجارت وصنعت کے اشتراک و تعاون سے تشکیل دیا جائے گا۔

1- غیر ملکی صنعتوں میں سرمایہ کاری بڑھانے کیلئے درآمدات پر لاگو ہونے والے محصول کو مؤثر بنایا جائے گا۔

2- ایسی پالیسیاں بنائی جائیں گی جو قابل قدر مصنوعات کو فروغ دیں اور ان کی حوصلہ افزائی ہو۔

3- محصولات کی پالیسی کو کاروباری افراد کی مشاورت سے تیار کیا جائے گا۔

تحفظ اور انصاف

پاکستان کے شہریوں کو امن و امان فراہم کرنا ہماری حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہوگی۔ اس اہم پالیسی کے اجراء کیلئے مندرجہ ذیل ضروری اقدامات کیے جائیں گے۔

1- پورے پاکستان میں ہر سطح پر قانون کی حکمرانی ہوگی۔

2- عدلیہ کو ایک خود مختار ادارہ کے طور پر کام کرنے کی مکمل آزادی ہوگی۔

3- تحفظ وانصاف سے متعلقہ بجٹ کم از کم 100 فی صد تک بڑھایا جائے گا۔

4- عدلیہ میں تقرریاں خالصتاً سنیارٹی کی بنیاد پر کی جائیں گی۔

5- ججوں کی موجودہ آسامیاں پر کردی جائیں گی اور جہاں ضروری ہوا عوام کو ان کی دہلیز پر جلد انصاف فراہم کرنے کیلئے ججوں کی مقدار میں اضافہ کر دیا جائے گا۔

6- جیل کے قوانین کا از سر نو جائزہ لیا جائے گا اور ان میں مناسب ترامیم بھی کی جائیں گی۔ سزا کے متبادل کے طور پر معاشرتی خدمات لی جائیں گی۔

پاکستان مسلم لیگ

ضیاء الحق شہید

146-B مری روڈ راولپنڈی

فون: 051-5585266 فیکس: 051-5580790